کون کہتا ہے نبیؐ علم میں کیا رکھا ہے

صاحبزادہ محمد جنید رضا خاں سلمان بریلوی

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خیر القرون قرنی الخ۔ یعنی میرا زمانہ بہتر زمانہ ہے پھر جو اس سے ملا ہو پھر اس سے ملا ہو تین بار فرمایا حالات کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ہی کا زمانہ سب سے بہتر زمانہ تھا کہ جس میں ہر طرح کی برکتیں تھیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات منبع البرکات اور تمام خوبیوں اور بھلائیوں کا سرچشمہ ہے چنانچہ علم ہو یا اخلاق اخوت ہو مساوات انسانی ہمدردی ہو یا کہ مروت غرض کہ کوئی خوبی اور بھلائی ہے جو سرکار کی ذات اقدس میں نہ بالاتفاق ہو اور سچ تو یہ ہے کہ علم وغیرہ جس کسی کو جو کچھ بھی ملا ہے سرکار ہی کے آستانۂ کرم سے حاصل رہا ہے اور قیامت تک ملتا رہے گا چنانچہ علم جیسی دولت لازوال سب سے زیادہ اگر کسی کو ملا تو اللہ کی دین اور عطا سے حضور ہی کو عطا ہوا جس کی طرف

قرآن کریم میں اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا۔

صاحبزادہ محمد جنید رضا خاں سلمان بریلوی اعلیٰحضرت کے برادر اوسط استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں حسن علیہ الرحمہ کے پڑپوتے اور نبیرۂ عالم دین حضرت سبطین رضا خاں صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں ہائی اسکول تک اسکولی تعلیم ختم کر کے اب باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا یہ مضمون ہدیہ ناظرین ہے۔ (مدیر)

"وعلمک مالم تکن تعلم" جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ سرکار نہیں جانتے تھے اس کا علم آپ کو عطا فرمایا گیا۔ آپ کی وسعت علم کا اندازہ خود آپ کے ارشاد گرامی سے ہوتا ہے "انا مدینۃ العلم وعلی بابھا" حضور نے اپنے آپ کو علم کا شہر فرمایا ہے اسی طرح اخلاق ایسا بلند کہ قرآن کریم میں "انک لعلی خلق عظیم" کہہ کر اس کو سراہا گیا غرض کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آگئی کہ حضور کا زمانہ ہی سب سے بہتر زمانہ تھا اس لئے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے پھر حضور کے وصال کے بعد اس سے متصل زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا زمانہ بھی بہت ہی خیر و برکت کا زمانہ تھا اور صحابہ کے دور کے بعد تابعین و تبع تابعین کے ادوار بھی خیر و برکت سے معمور رہے لیکن جیسے جیسے زمانۂ نبوت سے بعد ہوتا گیا لوگوں میں علم کی کمی ہوتی چلی گئی اخلاق بگڑتے چلے گئے کردار کی خرابیاں پیدا ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ یہ دور آگیا کہ جسے چودھویں صدی کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اب جس سے ہم آپ گزر چکے ہیں

زمانہ کی پریشان نگاہوں کے سامنے ہیں ظاہر ہے کہ ایسا اس لئے ہوا کہ اس کو سرکار کے زمانۂ اقدس سے تقریباً ۔۔۔۱۴ سو برس کی دوری ہو گئی ہندوستان ہی کیا دنیا کے تمام علمی مراکز میں کہیں وہ بات نہ رہی جو پہلے تھی خواہ وہ عرب حجاز ہوں یا کوفہ بغداد یا بخارا و سمرقند ہندوستان میں بھی جہاں کبھی علوم روحانیت کی وہ جھلک دکھائی دیتی ہے اور بقول شاعر خانقاہوں کا یہ حال ہو گیا ہے۔ ؎

قُم باذن اللہ جو کہتے تھے رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن

ایسے میں یہ کہنا کہ بریلی میں کیا رکھا ہے یا وہاں کچھ نہیں رہا تو یہ یا تو بربنائے حسد ہے یا بربنائے جہل و نادانی لیکن جہل و نادانی اسے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے قائلین میں نہ صرف عوام ہیں بلکہ بعض علماء بھی شامل ہیں کہ جن کو کہتے سنا گیا ہے کہ بریلی میں کیا رکھا ہے۔ ایسا ہی ہوا کہ جیسے کوئی دم گھٹنے والا کہے کہ اجمیر میں کیا رکھا ہے، دہلی میں کیا رکھا ہے مارہرہ یا کچھوچھا میں کیا رکھا ہے بدایوں میں کیا رکھا ہے یا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بغداد و حجاز یا مکہ و مدینہ میں کیا رکھا ہے کہ وہاں اب نجدی حکومت ہے اور اگر وہاں سب کچھ رکھا ہے اور یقیناً رکھا ہے تو مجھے کہنے دیجئے کہ ہندوستان میں اجمیر مقدس دہلی، مارہرہ، کچھوچھہ اور بدایوں میں بھی سب کچھ رکھا ہے تو پھر یہ کہنا کہ بریلی میں کیا رکھا ہے یہ کہاں کی دانائی اور ہوشمندی ہے یہ خوب ہے کہ یہاں اب مولانا رضا علی خاں صاحب جیسے ولی کامل اور شیر دل مجاہد اور حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب اور ان کے صاحبزادگان امام اہلسنت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب اور استاد زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب حسن اور حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب اور اعلیٰحضرت کے صاحبزادگان حضرت حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند اور حضرت حسن کی یادگار حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب اور حضرت حجۃ الاسلام کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان جو اپنے اپنے دور میں علم و روحانیت کے آفتاب بن کر چمکتے رہے۔ اگرچہ سب کے سب وصال فرما چکے لیکن ان کے روحانی فیوض و برکات آج بھی بفضلہ تعالیٰ جاری و ساری ہیں اور جب تک رب کائنات چاہے گا جاری رہیں گے علم کسی کی میراث نہیں کہ باپ کے بعد بیٹے کو اس کا ملنا ضروری ہو یا اعلیٰحضرت کے خاندان کا ہر فرد اعلیٰ حضرت ہی ہو یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ خاندان میں ایک ہی عالم پیدا ہوا خاندان سے پہلے کوئی عالم ہوا نہ ان کے بعد لیکن خالق کائنات کا کتنا بڑا کرم ہے خانوادۂ رضویہ پر کہ علم کا جو چراغ حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب کی ذات سے اس خاندان میں روشن ہوا وہ بفضلہ تعالیٰ چھ سات پشت گذرنے کے بعد آج بھی روشن ہے اگرچہ مرور زمانہ کی وجہ سے اس کی لو مدھم تو ضرور ہو گئی ہے لیکن بجھا نہیں ہے لہٰذا یہ کہنا کہ بریلی میں کیا رکھا ہے یا بریلی میں اب کچھ نہیں ہے یہ آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے اور بریلی کے مرکزی وقار کو ختم کرنے کی ناکام کوشش ہے اسی علمی سلسلے کی ایک کڑی تو امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جن کے خداداد علمی سطوت کا لوہا ساری دنیا نے مانا وہ اگرچہ بریلی کی دھرتی پر اب بظاہر موجود نہیں ہیں لیکن بریلی کی زمین میں تو موجود ہیں پھر یہ کہنا کتنا غلط ہے کہ بریلی میں کیا رکھا ہے بریلی میں اعلیٰحضرت کو جس خاک نے رکھا ہے ان کا جمع کیا ہوا ایمان کا خزانہ کنز الایمان رکھا ہے فتاویٰ رضویہ رکھا ہے اور ان کے بیش بہا علمی جواہر پارے رکھے ہیں باوقار علمی ادارے اس گئے گذرے زمانے میں بھی بفضلہ تبارک و تعالیٰ ان کی اور ان کے برادر عزیز کی اولاد امجاد میں بعض شخصیتیں ابھی بھی موجود ہیں کہ جن کے ذریعہ ان کا علمی فیضان آج بھی جاری ہے

اور جو کام اعلیحضرت امام اہلسنت حضرت حجۃ الاسلام و مفتی اعظم ہند علیہم الرحمۃ والرضوان کے زمانے میں ہو رہا تھا وہ آج بھی ہو رہا ہے اگرچہ اس کی رفتار میں کچھ کمی ضرور آگئی ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بریلی میں اب کچھ نہیں رہا یا بریلی میں اب کیا رکھا ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد سے بعض لوگ بہت زور و شور سے اس کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ بریلی میں تین تین مدارس کام کر رہے ہیں تین تین دارالافتاء قائم ہیں تین تین مذہبی رسالے جاری ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دشمنان خدا اور رسول اور گستاخان بارگاہ رسالت دہن دوزی جو امام اہلسنت اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھی وہ بھی بفضلہ تعالیٰ پورے شد و مد سے جاری ہے چنانچہ آپ جانتے ہی ہیں کہ سال گذشتہ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ حج کے موقع پر خاص سرزمین مکہ میں عمدۃ الخلف بقیۃ السلف حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کو بلا وجہ گرفتار کیا گیا اور گیارہ روز مسلسل قید و بند میں رکھکر ہندوستان واپس بھیج دیا گیا یہاں تک کہ ان ظالموں نے مدینہ طیبہ میں حاضری تک کا موقع نہ دیا جو بندۂ مومن کے لئے سب سے بڑی سزا ہے لیکن غور طلب بات ہے کہ ایسے نازک وقت میں تو اپنے موقف سے یکسر منہ ہٹے اور جس جرأت و بیباکی اور بلند حوصلگی کے ساتھ انہوں نے نجدی ظالموں کے نرغہ میں جب کہ یکہ و تنہا تھے دشمنوں کے سوالات کے منہ توڑ جواب دیئے (جو وہاں سے آنے کے بعد ان کے بیانات اور تقریروں سے ظاہر ہیں اور جو ملک کے مختلف رسائل و اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں) اور جو حقیقتاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر کا بہترین نمونہ تھا یہ [illegible] اعلیحضرت کا حصہ تھا جس نے ایک طرف ان کے بزرگوں حضرت حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند علیہم الرحمۃ اور بالخصوص امام اہلسنت اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد کو تازہ کردیا تو دوسری طرف بریلی کی مرکزیت کو ایک نئی زندگی دیدی اور دنیا کو ثابت کر دکھایا کہ بقول مرداں جان دار و مرداں چنیں کنند ان کا یہ کردار ایسے لوگوں کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بریلی میں کیا رکھا ہے اس واقعے سے جہاں ان کی عزت کو چار چاند لگ گئے وہاں اس کی یہ برکت بھی ظاہر ہوئی کہ ساری دنیائے اسلام میں ایک تہلکہ مچ گئی اور عوام و علمائے ہند و پاک جو پہلے ہی حجاز مقدس میں مراسم دینیہ اہلسنت کے خلاف لگی ہوئی پابندیوں کو ہٹانے کے لئے پریشان تھے ان میں ایک حرکت پیدا ہو گئی اور انہوں نے ایک دفعہ پھر اس کے لئے بھرپور کوشش کی جس کا اچھا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ امام حرم کے پیچھے نماز پڑھنے کی پابندی اٹھالی گئی ہے اور ہر مکتبۂ فکر کے حاجی کو اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ اپنے طور پر نماز ادا کر سکتے ہیں جس کا اعلان حال ہی میں ہند و پاک و انگلینڈ کے اخبارات و رسائل میں آچکا ہے اب دوسرے مسائل مثلاً کنز الایمان کی پابندی اور وہاں میلاد شریف کے انعقاد پر پابندی کے اٹھائے جانے پر غور کرنے کا شاہ فہد نے وعدہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ علامہ ازہری صاحب کی گرفتاری عمل میں آتی نہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی اور نہ یہ مسائل اتنی آسانی سے طے ہوتے اور نہ اتنی جلدی حضرت ازہری صاحب [illegible] اسی رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ کے آخری عشرہ میں عمرہ کے بہانہ دیار پاک مصطفےٰ مدینہ طیبہ پہنچ جاتے کہ جہاں کی حاضری کے لئے وہ اس عرصے میں سخت مضطرب و بے قرار رہے یہ اعلیحضرت کا فیضان اور بریلی کی مرکزیت ہی کا تو اثر تھا غالباً اب تو ان لوگوں کو [illegible] یہ کہتے ہیں کہ اب

بقیہ صفحہ [illegible] پر

ص ۵۵
(بقیہ بریلی میں کیا رکھا ہے)

بریلی میں کیا رکھا ہے، سمجھ میں آگیا ہوگا کہ بریلی میں کیا رکھا ہے ایسا کہتے وقت وہ لوگ شاید یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ یہ دور وہ انحطاط ہے اور وہ دنیا کے اس آخری دور تک پیدا وار ہیں جس کے متعلق حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ آخر زمانے میں ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا۔ یعنی علماء اٹھا لئے جائیں گے چنانچہ حضور کے فرمان کے مطابق ساری دنیا میں دیکھا جا رہا ہے کہ علماء کے اٹھنے کے ساتھ علم اٹھتا جا رہا ہے تو اس میں بریلی ہی کیا خصوصیت ہے کہ اسے بلا وجہ مطعون کیا جائے۔

رہا آئندہ کا معاملہ تو وہ اللہ بہتر جانتا ہے ہو سکتا ہے کہ پھر کوئی صاحب علم مرد مجاہد اسی خاندان میں مظہر اعلیٰحضرت بن کر اٹھ کھڑا ہو جو اسی طرح دین کی خدمت اور دھوم مچاتا رہے اور خود اعلیٰحضرت کا یہ شعر صادق آتا ہے کہ بس

کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ مرے دھوم مچانے والے